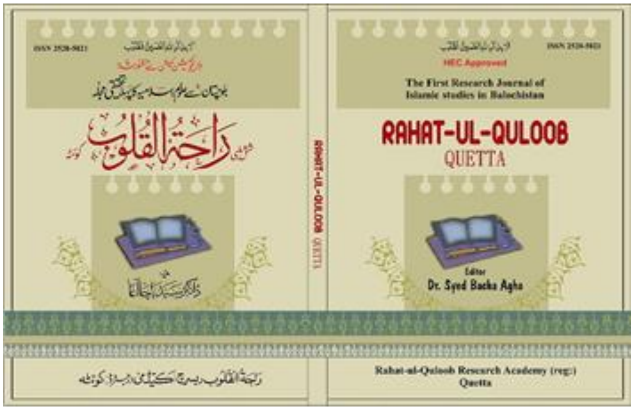

OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

دعوتِ دین میں لفظِ حکمت کے مصداقات: اردو تفاسیر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of The Word Hikmah'(Wisdom) In the Context of Da'wah, In the Light of Urdu Exegetical Literature.

AUTHOR

1. Dr. Ilyas Ahmad, Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper, KPK, Pakistan.
2. Dr. Zia ur Rahman, Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper, KPK, Pakistan.
3. Dr. Atiq ullah, Lecturer, Islamic Studies, SSBU, Sheringal, Dir Upper, KPK

How to Cite: Dr. Ilyas Ahmad, Dr. Zia Ur Rahman, & Dr. Atiq Ullah. (2024). URDU: دعوتِ دین میں لفظِ حکمت کے مصداقات: اردو تفاسیر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of The Word Hikmah'(Wisdom) In the Context of Da'wah, In the Light of Urdu Exegetical Literature. *Rahat-Ul-Quloob*, *8*(2), 01-10. Retrieved from https://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/459

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/459

Vol. 8, No.2 || July–December 2024 || URDU-Page. 01-10

Published online: 14-08-2024

دعوتِ دین میں لفظِ حکمت کے مصداقات: اردو تفاسیر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of The Word Hikmah'(Wisdom) In the Context of Da'wah, In the Light of Urdu Exegetical Literature.

[1]الیاس احمد [2]ضیاء الرحمٰن [3]عتیق اللہ

ABSTRACT

Like other fields, the Religion of Islam, has defined some Universal Basic Principles, Rules, Manners and Limits for carrying out the heavy duty of Da'wah and Tablegh (Calling to Islam and its preaching), so may the effectiveness of the Da'wah and Tablegh be increased to high degree. One of the instructions and commandments among them is Da'wah and Tablegh with Hikmah' (Wisdom). The meaning and interpretation of word Hikmah'(wisdom) has been analyzed in this research paper in the light of Urdu Exegetical Literature. The methodology is wherever the Holy Qur'an instructs to keep wisdom in Da'wah and Tablegh,all the possible meanings of wisdom are analyzed in the light of Urdu Tafasir such as Ma'arif al-Qur'an by Mufti Shafi, Ma'arif al-Qur'an by Idris Kandhalvi, Tafheem al-Qur'an by Maulana Maududi, Anwar al-Bayan by Ashiq Elahi Buland Shahri and other prominent commentaries. Then these meanings and interpretations have been compared with and evaluated in the light of other Arabic Tafasir,to find out how far are they correct? Finally, ways of using these interpretations in Da'wah and Tablegh in the current era have been found. The result is that these interpretations of the word wisdom described by Urdu commentators are correct and acceptable, and they are consistent and compatible with the interpretations of Arabic commentators. Also, can be adopted in Da'wah and Tablegh in current era.

Keywords: Analytical Study, Hikmah'(Wisdom), Da'wah, Urdu Exegetical Literature.

دین اسلام جو کہ مدار نجات ، مکمل ضابطہ حیات ، اور ہر شعبہ زندگی کے لیے بنیادی اصولی تعلیمات فراہم کرنے والا دین ہے۔ عقائد،عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات، معاشیات اور سیاسیات سمیت رواں دواں زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اس دین متین نے کامل واکمل، آفاقی وعالمگیر اور ابدی وسرمدی قابل عمل بنیادی واصولی احکام وتعلیمات فراہم نہ کی ہوں۔ اسلام جہاں ان تمام تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہے وہاں اس کی نشرواشاعت اور دعوت وتبلیغ کی طرف بھی ہدایت ورہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے دین اسلام جو کہ تمام انبیا کرامؑ کا دین رہا ہے اور یہی عند اللہ مقبول ہے: إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلۡإِسۡلَٰمُ[1] (بے شک اصل (مقبول) دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے) کی دعوت و تبلیغ تمام انبیا کرامؑ کا فریضہ قرار دیا ہے اور وجہ اس کی یہ بیان کی ہے کہ انسانوں پر حجت قائم ہو جائے اور آخرت میں ان کو اس جھوٹی عذر تراشنے کا موقع نہ ملے کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کی مرضیات ونامرضیات اور اوامر ونواہی کا علم نہیں تھا۔

رُّسُلٗا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةُۢ بَعۡدَ ٱلرُّسُلِ[2]

ترجمہ: (ہم نے بھیجے) رسول، خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ ان رسولوں کے بھیجے جانے کے بعد لوگوں کے پاس

اللہ کے سامنے کوئی عذر باقی نہ رہے۔

بالخصوص آپ ﷺ کو اس کی تلقین فرمائی گئی کہ تمام تعلیمات کو کماحقہ امت تک پہنچادیجئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ [3]۔

ترجمہ: اے رسول ﷺ پہنچادیجئے وہ جو تمہارے اوپر نازل کیا گیا ہے رب کی طرف سے۔

اسی طرح رسول ﷺ نے امتیوں پر بھی یہ بھاری ذمہ داری عائد کی ہے۔ دین اسلام نے دیگر شعبہ جات کی طرح دعوت و تبلیغ کے اس بھاری ذمہ داری سر انجام دینے کے لئے بھی کچھ آفاقی بنیادی اصول واحکام اور آداب وحدود بیان فرمائے ہیں جن کی رو رعایت ہر داعی و مبلغ اور ہر واعظ وناصح کے لئے از حد ضروری ہے تاکہ اس کی دعوت میں تاثیر اور تبلیغ میں افادیت بڑھے اور دین اسلام کی کماحقہ نشر واشاعت ہو۔ انہیں ہدایات واحکام میں سے ایک حکمت کے ساتھ دعوت وتبلیغ ہے۔ حکمت سے کیا مراد ہے، اس کے مصداقات کیا ہیں؟ اور علمائے کرام بالخصوص اردودان طبقے کے کبار مفسرین نے اس کی کیا تفسیر کی ہے، زیر تحقیق مقالے میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ قرآن مجید نے دعوت سے متعلق آیات میں جہاں کہی حکمت کو ملحوظ رکھنے کی ہدایت کی ہے وہاں لفظ حکمت کے مصداقات کا اردو تفاسیر جیسا کہ معارف القرآن از مفتی شفیعؒ، معارف القرآن از ادریس کاندہلویؒ، تفہیم القرآن از مولانا مودودیؒ، انوار البیان از عاشق الٰہی بلند شہری ودیگر نمایاں تفاسیر کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ پھر ان مصداقات کا دیگر عربی تفاسیر کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے کہ کہاں تک درست ہیں؟۔ آخر میں ان مصداقات سے عصر حاضر میں استفادے کی راہیں تلاش کی گئی ہیں۔ حوالہ جات میں شکاگو طرز اختیار کیا گیا ہے یعنی بعینہٖ اقتباسات کی بجائے اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اردو دان مفسرین نے جو مصداقات لفظ حکمت کی بیان کی ہیں وہ درست اور قابل قبول اور عربی دان مفسرین کرام کی تفاسیر سے ہم آہنگ اور موافق ہیں اور عصر حاضر میں ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

لفظ حکمت کا لغوی معنٰی اور قرآن مجید میں لفظ حکمت کے استعمالات:

عربی قواعد کے مطابق لفظ حکمت ثلاثی مجرد سے اسم مصدر ہے۔ جس کا لغوی معنٰی دانائی، علم ومعرفت[4]، عدل وانصاف، علت وفلسفہ[5]، افضل ترین علوم کی وساطت سے عمدہ ترین اشیا کا علم[6]، کے آیا ہے۔ اسی سے حکم حا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی قوت فیصلہ اور حکم حا اور کاف کے فتحہ کے ساتھ بمعنٰی فیصلہ کرنے والا اور حکیم بمعنی دانا مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں حکمت کا مادہ اصلی 189 جبکہ لفظ حکمت اٹھارہ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ جس کے مفسرین کرامؒ نے متعدد معنٰی بیان فرمائے ہیں۔

1. **نبوت:** وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ[7] (جب عیسیٰ علیہ السلام کھلی نشانیاں لے کر آئے تو فرمایا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔ حکمت سے یہاں مراد نبوت اور پیغمبری ہے)[8]
2. **سنت:** وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ[9] (اور یاد رکھو وہ جو سنائی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں، اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں۔ حکمت سے مراد یہاں سنت رسول ﷺ ہے)[10]

3. **حلال و حرام:** وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْحِكْمَةِ[11] (جو نازل کیا تمہارے اوپر کتاب و حکمت میں سے۔ یہاں پر حکمت سے مراد حلال و حرام اور سنت نبوی ﷺ ہیں)[12]
4. **قول و فعل میں اصابت:** يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ[13] (وہ (اللہ تعالیٰ) جسے چاہیے حکمت عطا فرماتے ہیں۔ یہاں پر حکمت کا معنیٰ قول و فعل کی درستگی ہے)[14]
5. **قرآن مجید، قرآن فہمی وتفقہ:** ذَٰلِكَ مِمَّآ أَوْحَىٰٓ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ ٱلْحِكْمَةِ[15] (اے پیغمبرؐ) یہ وہ حکمت بھری باتیں ہیں جو تمہارے رب نے تم پر بذریعہ وحی اتاری ہے۔ یہاں پر حکمت کا مصداق قرآن مجید، اس کے ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ کا علم و فہم ہے)[16] امام مجاہدؒ کے نزدیک حکمت سے مراد قرآن فہمی ہے۔[17]
6. **فہم دین:** وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ[18] (اور ہم نے حضرت لقمانؑ کو حکمت دی تھی۔ یہاں حکمت سے مراد دین کا فہم اور سمجھ بوجھ ہے)[19]

دعوت و تبلیغ کے مضمون والی آیات کے تناظر میں لفظ حکمت کا استعمال:

قرآن مجید نے جابجا دعوت و تبلیغ کے حوالے سے جہاں دیگر اصول و قواعد بیان کئے ہیں وہاں پر دعوت و تبلیغ کے لئے اصولِ حکمت اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ ارشاد باری ہے: ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[20]

ترجمہ: (اے نبیؐ) بلائیے اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت سے، موعظت حسنہ سے اور مجادلہ حسنہ کے ساتھ۔

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کو دعوتِ دین میں حکمت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حکمت کا مصداق کونسی چیز ہے، مشاہیر اردو دان مفسرین نے اس کی کیا تفسیر کی ہے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولانا محمد ادریس کاندہلوی اور لفظ حکمت:

مولانا محمد ادریس کاندہلویؒ کے نزدیک حکمت سے مراد محکم دلائل ہیں۔ محکم دلائل سے مراد ناقابل تردید دلائل ہیں جیسا کہ ابراہیمؑ نے سورج، چاند اور تاروں کی الوہیت کو ٹھوس دلائل کے ساتھ باطل ثابت کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی۔[21]

مفتی محمد شفیعؒ اور لفظ حکمت:

مفتی محمد شفیعؒ کے نزدیک حکمت سے مراد دعوت کا وہ طریقہ کار ہے جس میں مخاطب کی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسی تدبیر اختیار کی گئی ہو جو مخاطب کے دل و دماغ پر اثر انداز ہو سکے۔[22] مزید تفسیر میں اس قول کی تائید میں صاحب روح المعانی بحوالہ بحر المحیط اور صاحب روح البیان کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔[23]

مولانا عبد الماجد دریا آبادیؒ اور لفظ حکمت:

مولانا عبد الماجد دریا آبادی نے تفسیر ماجدی میں لفظ حکمت کی تفسیر دلائل عملی سے کی ہے۔[24] شاید یہاں یہ لفظ کاتب کی غلطی ہے کیونکہ عملی دلائل کی تفسیر کسی نے نہیں کی ہے اور درست لفظ علمی دلائل ہے۔

مولانا مودودیؒ اور لفظ حکمت:

مولانا مودودیؒ نے تفسیر تفہیم القرآن میں لفظ حکمت کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ بیو قوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ کرنے کی بجائے دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنی سطح واستعداد کے موافق، حالات کو مد نظر رکھ کر موقع محل کو دیکھ کر بات کی جائے۔سب کو ایک ہی لکڑی سے ہانکنے کی بجائے، مخاطب شخص یا گروہ کی متعلقہ بیماری کو معلوم کیا جائے، پھر ایسے موثر دلائل سے، جو اس کے دل ودماغ سے اس بیماری کو جڑ سے دور کرے، اس کا علاج کیا جائے۔[25] یعنی مولانا مودودیؒ نے دانش ودوراندیشی، مخاطب کی ذہنی سطح اور احوال وظروف کی رعایت اور موثر دلائل کی پیشی کو حکمت کے تقاضوں میں شمار فرمایا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد اور لفظ حکمت:

ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم نے حکمت سے دعوت و تبلیغ کا پہلا درجہ مراد لیا ہے کہ کسی بھی معاشرے میں انسانوں کے تین درجات یا طبقات ہوتے ہیں، دانشور طبقہ، عوام الناس اور ہٹ دھرم طبقہ، لہذا قرآن مجید نے بھی مذکورہ طبقات کے حسب حال دعوت و تبلیغ کے تین درجات مقرر فرمائے ہیں یعنی، حکمت، موعظت حسنہ اور مجادلہ حسنہ۔پس دعوتِ دین میں دانشور طبقہ کو متاثر کرنے کے لئے ان کی بلند ذہنی سطح کے موافق جذباتی وجوشیلے اور غیر منطقی انداز واسلوب کی بجائے ان سے مصدقہ علمی و منطقی دلائل پر مبنی گفتگو اپنائی جائے۔[26] لہذا حکمت سے مراد دانشورانہ گفتگو جو علم و منطق پر مبنی اور مخاطب ومعروضی احوال وظروف کے حسب رعایت ہو۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور لفظ حکمت:

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے تفسیر عثمانی میں حکمت سے مراد وہ اٹل مضامین، مضبوط دلائل وبراہین ہیں جو کہ اس طرح حکیمانہ انداز میں پیش کئے گئے ہوں جو فہم وادراک اور علمی ذوق کے حامل افراد کو ماننے پر مجبور کرے۔اور وہ فلسفے اور علمی ودماغی ترقیات کے مقابلے میں وحی الٰہی کے بیان کردہ حقائق پر مطمئن ہو جائے۔[27]

مولانا غلام اللہ خانؒ اور لفظ حکمت:

مولانا غلام اللہ خانؒ کے نزدیک حکمت کا مصداق وہ واضح دلائل اور دوٹوک براہین ہیں جس سے (خطاب کنندہ کا) دعویٰ خوب واضح ہو جائے اور مخاطب کے تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع ہو جائے۔[28]

مولانا امین احسن اصلاحیؒ اور لفظ حکمت:

مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے نزدیک حکمت سے مراد دلائل وبراہین ہیں۔یعنی کہ بات دلیل وبرہان پر مبنی ہو۔[29]

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری اور لفظ حکمت:

سب سے مفصل بات حکمت کی تفسیر میں مولانا عاشق الٰہی بلند شہری نے اپنی تفسیر انوارالبیان میں فرمائی ہے۔ان کے نزدیک حکمت سے مراد یہ ہے کہ ایسے طریقے پر بات کی جائے جسے مخاطب قبول کرلے۔افراد واحوال کے اعتبار سے یہ طریقے مختلف ہوسکتے ہیں، جو کہ مخلص داعی حسب حال سوچتا ہے اور اختیار کرتا ہے۔ان کے نزدیک حکمت کے تقاضوں میں درجہ ذیل امور شامل ہیں۔

1. نرمی اختیار کرنا۔اسی کو مولانا صاحب نے سب سے مؤثر ترین سبب وذریعہ قرار دیا ہے۔
2. بعض اوقات سختی سے کام لینا جیسا کہ آپ ﷺ کا حضرت معاذؓ کو عشا کی نماز میں لمبی قرآت پر تنبیہ۔
3. ترغیب وترہیب کا اسلوب اختیار کرنا
4. مخاطب اگر مشغول ہو تو فرصت کا انتظار کرنا
5. بقدرِ ضرورت بات کرنا تاکہ مخاطب اکتا نہ جائے۔
6. اگر ضرورت ہو تو بار بار بات کرنا۔
7. خیر خواہی اور امانت داری پر مبنی نصیحت
8. دین کو آسان کر کے پیش کرنا
9. موقع محل دیکھ کر بات کرنا تاکہ مخاطب پر مثبت اثر ہو اور بے موقع بات سے ضد وعناد کا شکار نہ ہو۔
10. جہاں حق دب رہا ہو وہاں فقط زبان سے کلمہ حق کی دائیگی حکمت کا تقاضا اور افضل جہاد ہے۔
11. مخاطبین کی ذہنی سطح کے مطابق بات کی جائے تاکہ ان کے سمجھ میں آسکے اور کسی فتنے کا شکار نہ ہوں۔
12. اجتماعی خطاب میں سختی اور انفرادی خطاب میں نرمی اختیار کرنا۔
13. غیر شرعی امور میں مبتلا شخص کی محفل میں تعین کر کے اصلاح کرنے کی بجائے تمام افراد کو مخاطب کر کے عمومی انداز میں نصیحت کی جائے۔
14. دعوت کے لئے اختیار کردہ وسائل وذرائع شرعی ہوں۔[30]

مفتی غلام الرحمٰن اور لفظ حکمت:

مفتی غلام الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی تفسیر محاسن القرآن میں حکمت سے مراد ٹھوس اور مضبوط دلائل یعنی قرآن وحدیث پر مبنی نقلی وعقلی دلائل مراد لئے ہیں۔[31]

تجزیہ:

ان تمام تفاسیر کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک حکمت کے مصداق درجہ ذیل امور ہیں:

1. قطعی، ٹھوس اور ناقابل تردید دلائل وبراہین
2. قرآن وسنت پر مبنی دلائل وبراہین

3. دانائی پر مبنی اسالیبِ دعوت
4. آداب و وسائلِ دعوت
5. داعی کا عمدہ صفات سے متصف ہونا
6. مراتبِ دعوت میں سے ایک درجہ

دیگر مفسرینؒ و داعیانِ امت کے اقوال کی روشنی میں ان مصداقات کا تجزیہ:

اب ان اقوال کا تجزیہ ہم دیگر مفسرین کرامؒ اور کبار داعیانِ امت کے اقوال کی روشنی میں کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ان حضرات کے اقوال کی سابقہ تفسیری ادب کے حوالے سے کیا پوزیشن ہے۔

مقاتل بن سلیمان کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

مقاتل بن سلیمانؒ نے حکمت کی تفسیر قرآن مجید سے کی ہے۔ فرماتے ہیں: "بِالْحِكْمَةِيعني بالقرآن"[32] (حکمت کے ساتھ یعنی قرآن مجید کے ساتھ)۔

ابن جریر طبریؒ کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

ابن جریر طبریؒ کے نزدیک یہاں پر حکمت سے مراد وحی اور قرآن ہے۔ فرماتے ہیں: "بوحيِ اللهِ الذی يُوحِيه إليك، وكتابِه الذي يُنْزِلُه عليك"[33] (اس وحی کے ساتھ جو آپ پر اتاری جاتی ہے اور اس کتاب کے ذریعے جو آپ پر اتاری کی جارہی ہے)۔

امام قشیریؒ کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

امام قشیریؒ لطائف الاشارات میں حکمت سے مراد یہ لیتے ہیں کہ قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ فرماتے ہیں: "والدعاء بالحكمة ألا يخالف بالفعل ما يأمر به الناس بالنطق"[34] (حکمت کے ساتھ بلانا یہ ہے کہ جو کہا جارہا ہو اپنا عمل اس کے خلاف نہ ہو)۔

امام نسفیؒ کے نزدیک کے ساتھ دعوت دینے حکمت کا مصداق:

امام نسفیؒ کے نزدیک حکمت کی ذیل میں سچ اور درست بات کرنا، ہر چیز کو اس کے درجے میں رکھنا، مخاطب کے احوال اور ذہنی استعداد کے مناسب یوں گفتگو کرنا کہ قبولیت کی امید ہو۔ "أي: باستعمال الصِّدق والصَّواب، وبوضع كلِّ شيءٍ موضعه، ودعاءِ كلِّ أحدٍ بما يحتملُه حالُه، ويقبلُه عقلُه، وتُرجى به إجابتُه"[35] (دین کی طرف دعوت بلانا) سچائی اور راستی کو بروئے کار لاتے ہوئے، اور ہر چیز کے مرتبے کا خیال رکھتے ہوئے، اور ہر ایک کو بایں طور دعوت دینا جو اس کے حالات کے مطابق، ذہنی سطح کے موافق اور قبولیت کے قریب تر ہو۔

امام زمخشریؒ کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

امام زمخشری اپنی مایہ ناز تفسیر الکشاف میں حکمت سے مراد مضبوط اور درست بات لیتے ہیں جو کہ ایسی دلیل پر مبنی ہو جو حق کو بالکل واضح کرے اور شکوک وشبہات کا قلع قمع کرے "بِالْحِكْمَةِ بالمقالة المحكمة الصحيحة، وهي الدليل الموضح للحق المزيل للشبهة"[36] (حکمت کے ساتھ بلانے کا مطلب ہے کہ صحیح محکم کلام کے ساتھ ہو یعنی ایسی دلیل جو حق کو واضح اور شکوک وشبہات کو زائل کرے)۔

امام رازیؒ کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں حکمت سے مراد وہ طرز دعوت مراد لیا ہے جو قطعی اور یقینی دلائل پر مشتمل ہو جس سے معاشرے کا دانشور طبقہ اطمینان حاصل کر کے پختہ عقائد اپنالیں "مَعْنَاهُ ادْعُ الْأَقْوِيَاءَ الْكَامِلِينَ إِلَى الدِّينِ الْحَقِّ بِالْحِكْمَةِ، وَهِيَ الْبَرَاهِينُ الْقَطْعِيَّةُ الْيَقِينِيَّةُ"[37] (کامل عقل والوں کو دین حق کی طرف بلاؤ حکمت کے ساتھ جس کا مصداق قطعی یقینی براہین ہیں)۔ امام رازیؒ نے بھی لوگوں کو تین طبقات میں تقسیم فرمایا ہے، دانشور طبقہ، عوام الناس اور معاندین۔ آیت کریمہ میں حکمت یعنی قطعی دلائل پر مبنی گفتگو دانشور طبقہ کے لئے، موعظت حسنہ یعنی ظنی اطمینان بخش دلائل پر مبنی گفتگو عوام الناس کے لئے اور مجادلہ حسنہ یعنی بحث وتکرار پر مبنی گفتگو جو حدود کے اندر ہو، جھگڑالو طبیعت والوں کے لئے ہے۔[38]

ابو حیان اندلسیؒ کے نزدیک حکمت کے ساتھ دعوت دینے کا مصداق:

ابو حیان اندلسیؒ نے البحر المحیط میں حکمت سے وہ درست کلام مراد لیا ہے جو ایسے عمدہ انداز سے ہو کہ سامع کے قلب و دماغ میں خوب جاگزین اور اثر انداز ہو۔ فرماتے ہیں: "وَهُوَ الْكَلَامُ الصَّوَابُ الْقَرِيبُ الْوَاقِعُ مِنَ النَّفْسِ أَجْمَلَ مَوْقِعٍ"[39] (حکمت وہ درست کلام ہے جو دل میں اچھی طرح سے جاگزیں ہو)۔

ان تمام مفسرین حضرات کے اقوال کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اردو مفسرین نے جتنے بھی مصداقات بیان کی ہیں جیسا کہ اوپر گذر چکا وہ سب عربی تفاسیر اور سلف کے موافق اور قابل قبول ہیں۔

عصر حاضر میں ان مصداقات سے استفادے کی راہیں:

دعوت دین چونکہ اب امت محمدیہ کا اجتماعی فریضہ ہے اور یہ ذمہ داری ختم نبوت کے صدقے ان کے کندھوں پر آپڑی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ[40]

ترجمہ: ہو تم بہترین امت جو کہ نکالی گئی ہے لوگوں کے لئے، حکم کروگے نیک کاموں کا اور منع کروگے برے کاموں سے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ان کی دعوت حکمت پر مبنی ہو اور وہ تمام امور جو حکمت کے تقاضوں میں شامل ہیں، پر پورا پورا عمل ہو۔ لہذا ٹھوس اور محکم دلائل کے لئے علمِ دین کا حصول ضروری ہے تاکہ قرآن وسنت کا علم ہو اور علی وجہ البصیرت توحید، رسالت، آخرت اور دیگر امور کے بارے میں بات کر سکے۔[41] اسی طرح حکمت کے تقاضوں میں دعوت کے ان تمام اسالیب سے واقفیت ضروری ہے جو داعی کے کلام میں تاثیر پیدا کرے اور مخاطب کو بات ماننے میں آسانی ہو[42]۔ اسی طرح حکمت پر مبنی دعوت وہ ہوگی جو آدابِ دعوت کو بروئے کار لاکر کی جائے جس میں مخاطب کے ذہنی استعداد، فرصت، افتادِ طبع اور ظروف احوال کا پورا پورا لحاظ ہو۔ حکمت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ داعی ان تمام عمدہ صفات جیسا کہ تقویٰ، للٰہیت، اخلاص وغیرہ سے متصف ہو۔ حکمت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ دعوت کے لئے وہ تمام مروجہ ذرائع استعمال کئے جائے جو شریعت کی نظر میں جائز ہو، البتہ ان ذرائع سے اجتناب کیا جائے جو غیر شرعی ہوں۔ کسی بھی نیک مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس کے حصول کے ذرائع بھی جائز اور شرعی ہو۔

نتائج:

1. اردو تفسیری ادب میں آیت دعوت کے تحت حکمت متعدد معنوں میں مستعمل ہے۔جیساکہ محکم دلائل، قرآن مجید، درجہ دعوت، حکیمانہ اسلوب دعوت وغیرہ۔
2. اردو تفسیری ادب میں آیتِ دعوت کے تحت حکمت کے مصداقات سلف کی تفاسیر سے ہم آہنگ ہیں۔
3. اردو تفسیری ادب میں آیت دعوت کے تحت حکمت کے مصداقات سے عصر حاضر میں استفادہ کیاجاسکتاہے۔

حوالہ جات

---

[1] آل عمران19:3

[2] النسا165:4

[3] المائدہ67:5

[4] القاموس الوحید،مادہ حکم،ص325

[5]لمعجم الوسیط،مجمع اللغة العربیة بالقاهرة،1392ھ،ج1،ص190

[6] ابن منظور،محمد بن مکرم،لسان العرب،دار صادر ، بیروت،1414ھ،ج12،ص140

[7] زخرف63:43

[8] امام طبري،أبو جعفر، محمد بن جریر،تفسیر الطبري،دار هجر ،القاهرة، مصر،1422ھ،ج20،ص635

[9] ص20:38

[10]ابن کثیر،محمد بن اسماعیل دمشقی،تفسیر بن کثیر ، دار الکتب العلمیة،بیروت،1419ھ،ج6،ص370

[11] البقرۃ231:2

[12] ابن ابي حاتم،عبدالرحمٰن بن محمد،تفسیرابن ابي حاتم،مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة،1419ھ، ج2،ص426

[13] البقرۃ269:2

[14] تفسیر الطبري،ج5،ص8

[15] الاسرا39:17

[16] قرطبی، أبو عبد الله، محمد بن أحمد ،تفسیر الجامع لأحکام القرآن، دار الکتب المصریة، القاهرة ،1432ھ،ج3،ص330

[17] ثعلبی،أبو إسحاق، أحمد بن إبراهیم،الکشف والبیان ،دار التفسیر، جدة المملکة العربیة السعودیة،1436ھ،ج4،ص419

[18] لقمان12:31

[19] علامہ سیوطی ،جلال الدین ،عبدالرحمان بن ابی بکر، الدر المنثور في التفسير بالمأثور ،دار الفکر، بیروت،ج6،ص511

[20] النحل125:16

[21] کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، معارف القرآن، مکتبۃ المعارف، سندھ، پاکستان،1442ھ،ج4،ص426

[22] عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبۃ معارف القرآن، کراچی، پاکستان،1429ھ،ج5،ص418

[23] عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن،ج5،ص420

[24] عبد الماجد دریآبادی، تفسیر ماجدی، پاک کمپنی، اردو بازار، لاہور، پاکستان، سن اشاعت نامعلوم، ص604

[25] مولانا مودودی، تفہیم القرآن، اشاعت خاص برائے الاصلاح فاونڈیشن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، پاکستان،2008ء،ج2،ص581

[26] ڈاکٹر اسرار احمد

[27] شیخ الہند محمود حسن، شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان،1428ھ،ج2،ص371

[28] مولانا غلام اللہ خان، تفسیر جواہر القرآن، کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ، راولپنڈی، پاکستان، سن اشاعت۔ن، ص616

[29] مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان،2009ء،ج4،ص463

[30] عاشق الٰہی، تفسیر انوار البیان، ادارہ تالیفات اشرفیہ، لاہور، پاکستان،1424ھ،ج5،ص279-281

[31] مفتی غلام الرحمٰن، محاسن القرآن، العصر اکیڈمی، پشاور، پاکستان،1444ھ،ج2،ص200

[32] مقاتل بن سلیمان، تفسیر مقاتل بن سلیمان، دار إحياء التراث ، بیروت،1423ھ،ج2،ص494

[33] ابن جریر طبریؒ، تفسیر طبری،ج14،ص400

[34] امام قشیری، عبدالکریم بن ہوازن، لطائف الاشارات، الهيئة المصرية العامة للكتاب ، مصر، س۔ن،ج2،ص329

[35] امام نسفی، عمر بن محمد، التیسیر فی التفسیر، دار اللباب للدراسات وتحقيق التراث، أسطنبول ، ترکیا،1440ھ،ج9،ص352

[36] امام زمخشری، محمود بن عمر، تفسیر کشاف، دار الكتاب العربي ، بیروت،1407ھ،ج2،ص644

[37] امام رازی، محمد بن عمر، تفسیر کبیر، دار إحياء التراث العربي ، بیروت،1420ھ،ج20،ص287

[38] ایضا،ج20،ص287

[39] ابوحیان اندلسی، محمد بن یوسف، لبحر المحیط، دار الفکر ، بیروت،1420ھ،ج6،ص613

[40] آل عمران110:3

[41] عبد الکریم زیدان، أصول الدعوة، مؤسسة الرسالة،1421ھ،ص326

[42] ایضا،ص411